انسان اور جانور دونوں جسم اور روح سے مرکب ہیں، لیکن جانور کو روحانی غذاء کے بجائے صرف جسمانی غذاء کی ضرورت ہوتی ہے، جبکہ انسان کو دونوں غذاؤں کی ضرورت ہوتی ہے کھانا پینا اس کے جسم کی غذاء ہے، علم اس کے روح اور دل کی غذا ہے، جسمانی غذا سے زیادہ اس کے دل اور روح کو غذا کی ضرورت ہوتی ہے، انسان کو جب بھوک اور پیاس لگتی ہے تب کھاتا پیتا ہے اور اس کا پیٹ بھر جاتا ہے، لیکن علم سے کبھی پیٹ نہیں بھرتا اور علم کی ہر وقت اور ہمیشہ ضرورت رہتی ہے، حتی کہ کھانے کے لئے بھی علم اور فقہ کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح انسان کو صرف زندگی میں کھانے پینے کی ضرورت رہتی ہے مرنے کے بعد نہیں، جبکہ علم کی ضرورت مرنے کے بعد بھی رہتی ہے، موت کے بعد کے جو مراحل ہیں غسل وکفن، اور صلاۃ جنازہ وتدفین سب میں علم کی ضرورت ہے، قبر اور اس کے بعد کے تمام مراحل میں بھی علم کی روشنی میں کئے جانے والے اعمال کی ضرورت رہتی ہے، اسی لئے انسان اگر روحانی غذا سے محروم ہے تو انسان کی شکل میں جانور ہے بلکہ اس سے بھی بدتر ہے، اللہ کا ارشاد ہے: ﴿ وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيراً مِّنَ الْجِنِّ وَالإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لاَّ يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لاَّ يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لاَّ يَسْمَعُونَ بِهَا أُوْلَـئِكَ كَالأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُوْلَـئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴾ ۔(الأعراف: ۱۷۹)

یعنی: یقیناً ہم نے ایسے بہت سے جن اور انسان جہنم کے لئے پیدا کئے ہیں جن کے دل تو ہیں لیکن سمجھتے نہیں، آنکھیں ہیں لیکن دیکھتے نہیں، کان ہیں لیکن سنتے نہیں، یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں اور حقیقت میں یہی لوگ غافل ہیں''۔

دنیا میں شرک جو سب سے بدترین، گھناونا اور ناقابل معافی جرم ہے اس کا وجود توحید کا علم ختم ہوجانے کے بعد ہوا، جس دور میں نبی اکرم ﷺ بھیجے گئے پوری تاریخ انسانیت کا سب سے گھناؤنا، گندا، بگڑا ہوا دور تھا، اس کو دور جاہلیت کہا جاتا ہے علم نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔

علم حاصل کرنے والے کو سب سے پہلے اپنی نیت خالص کرنا چاہئے نبی کریم ﷺ کے ارشاد کا ترجمہ ہے: جو کسی ایسے علم سے جس سے اللہ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے اسے صرف دنیا طلبی کے لئے حاصل کرتا ہے تو ایسا شخص قیامت کے دن جنت کی خوشبو سے محروم رہے گا۔[سنن ابوداود وسنن ابن ماجہ، صحیح الترغیب والترہیب(۱/۹۹)]

جو علم حاصل ہو سب سے پہلے اس پر عمل کرنا ضروری ہے، عمل سے علم باقی رہتا ہے ورنہ رخصت ہوجاتا ہے: زید بن ارقم سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں وہی کہوں گا جو اللہ کے رسول ﷺ کہتے تھے آپ ﷺ اس طرح کہتے تھے: (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ، اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَاوَمَوْلَاهَا اَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّايَنْفَعُ ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّايَخْشَعُ ، وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّايُسْتَجَابُ لَهَا) (صحیح مسلم حدیث نمبر۳۵۰۹)

یعنی: اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بزدلی، بخالت، بڑھاپے اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ تو میرے نفس کو تقوی عطا فرما اور اسے پاک کردے تو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے تو ہی اس کا ولی اور مالک ہے، اے اللہ! بے فائدہ علم، خوف نہ کھانے والے دل، آسودہ نہ ہونے والے نفس اور قبول نہ ہونے والی دعا سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

علم وعمل کے بعد اسے حکمت ودانائی اور موعظت حسنہ کے ساتھ استطاعت بھر دوسروں تک پہنچانا چاہئے، اس علم کو کبھی بھی نہیں چھپانا چاہئے: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:(مثل الذی یتعلم العلم ثم لا یحدث به كمثل الذی یكنز و لا ینفق منه)(صحیح الجامع رقم: ۵۸۳۵)

یعنی: اس شخص کی مثال جو علم حاصل تو کرتا ہے پر اسے بیان نہیں کرتا اس شخص کے مانند ہے جو خزانہ گن گن کے رکھتا ہے پر اسے خرچ نہیں کرتا۔

ذیل کی سطروں میں علم شرعی کی کچھ اہمیت وفضیلت بیان کی جارہی ہے۔

۱/ اللہ کے بے شمار نام وصفات ہیں انہیں میں سے العلیم والعلام ہے‘ اسی سے اللہ کی ایک صفت علم ہے‘ ہر انسان اپنی ماں کے پیٹ سے لاعلم پیدا ہوتا ہے اللہ ہی سب کو سکھاتا ہے‘ اللہ ہم سے چاہتا ہے کہ ہمارے اندر بھی علم کی صفت پیدا ہو‘ ہم بھی علم حاصل کریں اور جہالت کو دور کریں‘ اسی لئے اللہ نے قلم کی قسم کھائی اور بندوں کی ہدایت اور علم کے لئے کتابیں بھیجیں۔

۲/ اس کائنات کے سب سے پہلے انسان اور سب سے پہلے نبی ابو البشر آدم علیہ السلام کو اللہ نے سب سے پہلے تعلیم دی‘ اللہ کا ارشاد ہے ﴿وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا﴾ یعنی: اللہ نے آدم کو تمام چیزوں کے نام سکھائے۔ ناموں کا علم بہت بڑا علم ہے دنیا میں کوئی بھی چیز بغیر نام کے نہیں ہے۔

۳/ اس کائنات کے سب سے آخری نبی ورسول محمد ﷺ پر بھی جو سب سے پہلی وحی اتری وہ بھی علم وتعلم سے متعلق تھی‘ وہ علم جو مخلوق کو خالق سے جوڑے‘ وہ علم جس سے اللہ کی معرفت حاصل ہو وہ علم جو انسانیت کے لئے نفع بخش ہو‘ ارشاد باری تعالی ہے ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ (1) خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ (2) اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ (3) الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ (4) عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾(5)

یعنی: اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے سب کو پیدا کیا‘ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا‘ پڑھو تمہارا رب بڑا کریم ہے‘ جس نے قلم کے ذریعہ سکھایا‘ جس نے انسان کو وہ سب کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: (سلوا الله علما نافعا وتعوذوا بالله من علم لا ينفع) (ابن ماجه ‘ سلسلة الأحاديث الصحيحة)

یعنی: اللہ سے علم نافع طلب کرو اور غیر نافع علم سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔

۴/ لوگوں کو تعلیم دینا تمام انبیاء کا فریضہ تھا‘ آپ ﷺ معلم بنا کر بھی بھیجے گئے تھے‘ اللہ کا ارشاد ہے ﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾

یعنی: اللہ ہی جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت (سنت) سکھاتا ہے‘‘۔ اس معنی کی بہت ساری آیات ہیں۔

صحیح مسلم میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے (ان الله لم يبعثني معنتا ولا متعنتا ولكن بعثني معلما ميسرا)

یعنی: اللہ نے مجھے سختی کرنے والا اور لوگوں کو ایذاء پہونچانے والا بنا کر نہیں بھیجا بلکہ آسانی کرنے والا معلم بنا کر بھیجا‘‘۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم کا ارشاد ہے: (انما أنا لكم بمنزلة الوالد أعلمكم وفي رواية انما أنا لكم مثل الوالد أعلمكم اذا ذهب أحدكم الى الخلاء فلا يستقبل القبلة ولا يستدبرها ولا يستنج بيمينه وكان يأمر بثلاثة أحجار ونهى عن الروث والرمة)(سنن أبوداؤد و سنن ترمذی وصححه الألبانی)

یعنی: میں تمہارے لئے والد کے مقام پر ہوں تمہیں تعلیم دیتا ہوں۔ اور ایک روایت میں ہے میں تمہارے لئے والد جیسا ہوں تمہیں تعلیم دیتا ہوں‘ جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء کے لئے جائے وہ قبلہ کا استقبال نہ کرے اور نہ ہی اس کو پیچھے کرے اور نہ اپنے داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے‘ اور آپ ﷺ لوگوں کو تین پتھروں سے استنجاء کرنے کا حکم دیتے تھے‘ اور آپ ﷺ نے گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے منع کیا ہے۔

آپ ﷺ پوری انسانیت کے لئے باپ کے مانند بڑے رحم دل اور شفیق تھے‘ اللہ کا ارشاد ہے: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ (128) التوبة﴾

یعنی: تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک رسول تشریف لائے ہیں جن پر تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے‘ جو تمہاری منفعت کے

بڑے خواہش مند رہتے ہیں' اہل ایمان کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں''۔

اس سے معلوم ہوا کہ والد کی سب سے بڑی ذمہ داری بچوں کو تعلیم دینا ہے نہ کہ مال و دولت اکٹھا کرنا' جو بچوں کو تعلیم نہ دے وہ حقیقی اور صحیح معنوں میں باپ کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔

علم کی اہمیت اور امت کے لئے آپ ﷺ کی خیر خواہی کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے بدر کے مشرک قیدیوں کو مدینہ کے لوگوں اور بچوں کو لکھانے پڑھانے کے عوض چھوڑ دیا تھا۔

۵/ علم کا طلب کرنا ہر بندے پر فرض ہے' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم کا ارشاد ہے (**طلب العلم فريضة على كل مسلم**)(**سنن ابن ماجه ' صحيح الجامع**) یعنی: ہر مسلمان پر طلب علم فرض ہے''۔ اس حکم میں خواتین بھی داخل ہیں۔

قرآن کا علم بہترین علم میں سے ایک ہے' عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہے (**خيركم من تعلم القرآن وعلمه**) (**بخاری**) یعنی: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے''۔

قرآن پورا کا پورا توحید ہے' قرآن' رب سے' نبی اکرم ﷺ کی سنت اور سلف صالحین کے عقیدہ ومنہج سے جوڑتا ہے۔

٦/ علم عبادت سے بہتر ہے' حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: (**فضل العلم خير من فضل العبادة وخير دينكم الورع**). (**صحيح الترغيب والترهيب وقال حسن**)

یعنی: علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے زیادہ ہے یا نفلی علم نفلی عبادت سے بہتر ہے' اور دین میں سب سے بہتر چیز ورع ہے''۔

اس لئے کہ عبادت کا فائدہ صرف انسان کی ذات تک رہتا ہے' اور انسان عبادت نہیں بانٹ سکتا لیکن علم کا فائدہ سب کو پہنچتا ہے اور علم کو انسان بانٹ سکتا ہے لیکن پھر بھی کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہی رہتا ہے' معاشرہ کی اصلاح عبادت سے نہیں ہوتی دعوت سے ہوتی ہے' اور دعوت کے لئے علم ضروری ہے' اللہ کا ارشاد ہے ﴿**قُلْ هَـذِهِ سَبِيلِيۤ أَدْعُو إِلَى اللّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَاْ وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللّهِ وَمَا أَنَاْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ**﴾ (**الأنعام (108)**)

یعنی: آپ فرما دیجئے میری راہ یہی ہے میں اور میرے متبعین پوری بصیرت کے ساتھ' اللہ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ کی ذات پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں''۔

ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ سے دو آدمیوں ایک عابد اور ایک عالم کا ذکر کیا گیا' آپ ﷺ نے فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہی ہے جیسے تم میں سے ادنی انسان پر میری فضیلت ہے' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ' اس کے فرشتے اور آسمان وزمین والے حتی کہ چیونٹی اور مچھلی بھی لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے والوں کیلئے رحمت کی دعائیں کرتی ہیں۔ [سنن ترمذی ' صحیح الجامع]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: **باب من العلم نتعلمه أحب الينا من ألف ركعة تطوعا** . جو علم ہم حاصل کرتے ہیں اس کا ایک باب نفلی ہزار رکعت سے میرے نزدیک محبوب ہے۔

شیطان کیلئے ایک غیر عالم عابد کو گمراہ کرنا آسان ہوتا ہے لیکن ایک موحد و متبع سنت عالم دین کو گمراہ کرنا آسان نہیں ہوتا ۔

٧/ علم شرعی کی تلاش میں نکلنا جنت کی راہ پر چلنا ہے' طالب علم کے لئے ساری مخلوقات مغفرت کی دعائیں کرتی ہیں' علماء دین' انبیاء کے وارث ہوتے ہیں' کثیر بن قیس فرماتے ہیں میں دمشق کی ایک مسجد میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا ان کے پاس ایک آدمی آیا کہنے لگا اے ابوالدرداء میں شہر مدینہ سے آپ کے پاس صرف ایک حدیث سننے کے لئے آیا ہوں اس کے علاوہ کوئی اور غرض نہیں ہے' ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم

ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا ہے جو علم کی تلاش میں نکلتا ہے اللہ تعالی اسے جنت کی راہوں میں سے ایک راہ پر چلاتا ہے' فرشتے طالب علم کی رضا میں اپنے پروں کو بچھاتے ہیں' اور آسمان وزمین میں جو بھی ہیں وہ' اسی طرح مچھلیاں پانی کی تہوں میں عالم کی مغفرت کے لئے دعا کرتی ہیں' عبادت گذار پر عالم کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے چودھویں چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے' علماء دین انبیاء کے وارث ہیں' انبیاء نے روپیوں پیسوں کا وارث نہیں بنایا ہے بلکہ علم کا وارث بنایا ہے وہ بڑے نصیب والا ہے جس نے علم حاصل کیا۔[سنن ابوداؤد' سنن ترمذی' صحیح الترغیب والترہیب حسن ہے]

۸/ مجالس علم' رحمت وسکینت کے نزول کا سبب ہیں: ابومسلم سے روایت ہے کہ میں ابوہریرہ اور ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہما پر گواہ ہوں کہ ان دونوں نے نبی کریم ﷺ سے یہ روایت کیا کہ جو قوم اللہ کے ذکر کے لئے بیٹھتی ہے اسے فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور اس پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ اس قوم کا تذکرہ اپنے پاس موجود فرشتوں میں کرتا ہے۔[صحیح مسلم حدیث نمبر ۴۸۶۸]

۹/ صحیح عبادت علم کے بغیر نہیں ہوسکتی' عبادت کی زمام علم ہے' اگر علم نہ ہو تو انسان' شرک' تصوف' رہبانیت اور بدعات وخرافات کی راہ پر چل پڑتا ہے' عبادت کے راستے ہی سے شرک وبدعات داخل ہوتی ہیں' ارشاد باری تعالی ہے ﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ (سورة محمد: ۱۹)

یعنی: پہلے یہ علم حاصل کرو کہ اللہ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں ہے' اور اپنے اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے مغفرت طلب کیا کرو۔

اللہ کا ارشاد ہے ﴿ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالاً (103) الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعاً (104) الكهف ﴾

یعنی: آپ فرمادیجئے کیا میں تمہیں ان لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو اعمال کے اعتبار سے سب سے زیادہ خسارے میں ہیں وہ لوگ ہیں جن کی دنیوی زندگی کی تمام تر کوششیں بے کار ہوگئیں اور وہ اسی گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں''۔

۱۰/ علم واحد چیز ہے جس میں اضافہ اور بڑھوتری کی دعاء کرنے کا حکم اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو دیا ہے ﴿وقل رب زدنی علما﴾

آپ ﷺ دعا کرتے تھے (اللهم انفعني بما علمتني ' وعلمني ما ينفعني ' وزدني علما (ترمذی ابن ماجه صحيح)

یعنی: اے اللہ جو کچھ تو نے سکھا رکھا ہے اس سے مجھے فائدہ پہونچا' اور مجھے وہ سکھا جو مجھے فائدہ دے' اور میرے علم میں اضافہ فرما۔

کسی بھی فن میں ادھورا علم نقصان دہ ہوتا ہے' علم میں قناعت نہیں' مال میں قناعت ہونی چاہئے' امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: من المہد الی اللحد' یعنی ماں کی گود سے قبر تک علم حاصل کرتے رہیں گے' اور ہمارے یہاں لوگ کہتے ہیں: زیادہ علم نہ حاصل کرو گمراہ ہوجاؤ گے علم نہیں ہوگا تو سوال بھی نہیں ہوگا' علم نہیں ہوگا تو عمل بھی نہیں کرنا پڑے گا۔ زیادہ علم حاصل کرو گے تو پاگل ہوجاؤ گے۔ یہ سب واہیات اور شیطان کے وسوسے ہیں' گہرا علم ہی ایک شخص کو شیطان کی چالوں اور وقت کے فتنوں سے بچاتا ہے' نبی ﷺ کا فرمان ہے (من يرد الله به خيرا يفققه في الدين) جس کے ساتھ اللہ بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی فقہ (سمجھ) دیتا ہے' فقہ علم میں گہرائی اور گہری سوجھ بوجھ کو کہا جاتا ہے' معلوم ہوا زیادہ علم خیر ہے۔ ﴿ وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثِيراً ﴾ جسے حکمت دے گئی اسے بہت زیادہ خیر دے دیا گیا' یہ مثل تو مشہور ہے: **نیم حکیم خطرہ جان ۔ نیم ملا خطرہ ایمان** ' کتنی عجیب بات ہے کہ دنیاوی علوم وفنون اور مال کے بارے میں نہیں کہا جاتا کہ زیادہ علم نہ حاصل کرو' زیادہ مال نہ کماؤ' بلکہ اس کے پیچھے چھوٹا بڑا ہر انسان تن من دھن سے پڑا رہتا ہے' صرف دینی علم کے بارے میں یہ شوشہ چھوڑا جاتا ہے کہ زیادہ علم نہ حاصل کرو۔ علم نہیں ہوگا تو بھی عمل کرنا پڑے گا۔

۱۱/ نفع بخش علم کا فائدہ مرنے کے بعد بھی منقطع نہیں ہوتا' نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے (اذا مات ابن آدم انقطع عنه عمله الا من ثلاث صدقة

جارية أو ولد صالح يدعو له أو علم ينتفع به)(صحيح مسلم) .

یعنی: جب انسان مرجاتا ہے تو ثواب کے دروازے منقطع ہوجاتے ہیں ہاں تین اعمال کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے صدقہ جاریہ، نیک اولاد کی دعاء، نفع بخش علم۔

۱۲/ علم سے محبت اور جہالت سے نفرت انسان کی فطرت ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے: **كفى بالعلم فضيلة أن يدعيه من ليس فيه ويفرح اذا نسب اليه ، وكفى بالجهل شينا أن يتبرأ منه من هو فيه ويغضب اذا نسب اليه (حلية الأولياء)**

یعنی علم کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ جو صاحب علم نہیں ہے وہ بھی اس کا دعوی کرتا ہے اور جب اس کی نسبت علم کی طرف کردی جائے تو خوش ہوجاتا ہے، اور جہالت کی مذمت کے لئے یہی کافی ہے کہ جو جاہل ہے وہ بھی اس سے براءت کا اظہار کرتا ہے اور اگر اس کو جاہل کہہ دیا جائے تو ناراض ہوجاتا ہے۔

۱۳/ علم رفعت وبلندی عطا کرتا ہے جبکہ جہالت پستی اور بےعزتی کا نام ہے، علم سے درجات میں اضافہ ہوتا ہے اللہ کا ارشاد ہے: ﴿**يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ**﴾ (سورۃ المجادلۃ: ۱۱) یعنی: تم میں سے جو ایمان لائے اور جو علم سے نوازے گئے اللہ تعالی ان کے درجات بلند کرتا ہے۔

۱۴/ جب شریعت کا علم اٹھ جائے گا تو دنیا بھی اٹھالی جائے گی یعنی قیامت قائم ہوجائے گی، رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: **(ان من أشراط الساعة أن يرفع العلم ويثبت الجهل ، ويشرب الخمر ويظهر الزنا (متفق عليه)**

یعنی: علم کا اٹھایا جانا، اور جہالت کا عام ہونا، شراب پینا اور زنا کا عام ہونا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

۱۵/ علم کے لئے نکلنا جہاد کرنے جیسا ہے نبی ﷺ کا ارشاد ہے: **من خرج في طلب العلم كان في سبيل الله حتى يرجع (ترمذی صحيح الترغيب)** یعنی: جو طلب علم کے لئے نکلتا ہے جب تک واپس نہ آجائے اللہ کی راہ میں رہتا ہے۔

۱۶/ علم انبیاء کی وراثت ہے۔ مال بادشاہوں اور مالداروں کی وراثت ہے، نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: **(ان العلماء ورثة الأنبياء وان الأنبياء لم يورثوا دينارا ولا درهما وانما ورثوا العلم). (ابو داؤد ترمذی ابن ماجه)**

یعنی: علماء دین، انبیاء کے وارث ہیں، انبیاء نے روپیوں پیسوں کا وارث نہیں بنایا ہے بلکہ علم دین کا وارث بنایا ہے۔

۱۷/ علم انسان کی حفاظت کرتا ہے اسے عزت وسر بلندی عطا کرتا ہے جبکہ مال کی حفاظت انسان کو خود کرنی پڑتی ہے۔

۱۸/ علم باقی رہتا ہے جبکہ مال ومنصب سب ختم ہوجاتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر آج بھی ہوتا ہے وہ اکثر اوقات بھوک سے نڈھال رہتے تھے بھوک ختم ہوگئی لیکن ان کا علم نہیں ختم ہوا آج بھی باقی اور تا قیامت باقی رہے گا، ایسے ہی ائمہ ومجددین اور محدثین وعلماء کی مثالیں ہیں۔

۱۹/ علم ہی انسان کا اصل ساتھی اور دوست ہے وہ قبر میں بھی آپ کا ساتھی رہے گا۔ مال قبر میں آپ کا ساتھ نہیں دے گا۔

۲۰/ مال فاسق فاجر کافر مومن سب کو ملتا ہے لیکن علم صرف مومن کو اور جن کے لئے اللہ خیر چاہتا ہے اسے حاصل ہوتا ہے۔

۲۱/ اخلاص وعمل کے ساتھ علم دین کی سعادت دائمی ہے اور مال کی سعادت عارضی اور فانی ہے۔

اللہ تعالی ہم سب کو علم نافع عطا فرمائے آمین۔

تاریخ تحریر: ۱۸/ شعبان ۱۴۴۶ھ موافق ۱۷/ فروری ۲۰۲۵ء۔